بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تصریحات

پچھلے مہینہ نومبر کی ۱۱ تاریخ کو رات کے ابتدائی حصہ میں لاہور کی ایک پرسکون اور فیشن ایبل آبادی میں مسٹر احمد رضا قصوری پر سٹین گنوں اور دوسرے خودکار اسلحہ کے ذریعہ قاتلانہ حملہ ہوا۔ مسٹر قصوری تو اس سے بچ نکلے لیکن ان کے والد ظالموں کی گولیوں کا نشانہ بن گئے اور اس عوامی دور میں بے گناہ بہنے والے خونوں میں ایک اور خون کا اضافہ ہوگیا۔

جناب احمد رضا قصوری اور ان کے بھائیوں اور لواحقین نے اس قتل کی ذمہ داری حکومت پر عاید کی اور اسے خالصتاً سیاسی قتل قرار دیا۔ جس کے جواب میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے ایک انتہائی افسوسناک اور تکلیف دہ بیان دیا۔ جس میں اپنی برأت ثابت کرنے کیلئے یہ کہا کہ حکومت کا اگر اس قتل میں ہاتھ ہوتا تو وہ کسی اہم آدمی کو قتل کروانے کا منصوبہ بناتی۔ گویا کہ دوسرے الفاظ میں وزیر اعلیٰ قتل سے انکاری نہیں بلکہ کسی زیادہ اہم آدمی کے قتل کے خواہش مند ہیں۔

ہمیں تعجب ہے کہ برسرِ اقتدار گروہ اس ملک میں کون سی سیاست کے رواج دینے کا . . آرزو مند ہے۔ کیا اس قسم کے بیانات اور اعلانات اور اس قسم کے ہتھکنڈے کسی مسلمان ملک کے حکمرانوں اور جمہوریت کے نعرہ بازوں کو زیب دیتے ہیں؟ اور کیا اس سے ملک میں جمہوری روایات اور اسلامی اقدار فروغ پاسکتی ہیں؟

ہم بغیر کسی خوف و ملامت کے یہ بات کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جناب احمد رضا قصوری کے والد کے

قتل کے پیچھے سیاسی ہاتھ کار فرما ہیں اور ان کا قتل ڈاکٹر نذیر، خواجہ رفیق، مولوی شمس الدین اور جاوید نذیر کے قتل ہی کی ایک کڑی ہے اور جب تک حکومت ان کے قاتلوں کو گرفتار کر کے انہیں کیفر کردار تک نہیں پہنچاتی، پاکستان کے عوام حکومت کو ان سے بری الذمہ سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔

ہمیں حیرت ہے کہ پاکستان کی پولیس بے گناہوں کو مختلف الزامات میں ملوث کرنے اور ان پر جھوٹے الزامات کے ثبوت اور شواہد فراہم کرنے میں تو بڑی مستعد ہے۔ لیکن حقیقی جرائم کے مرتکبین تک کبھی اس کی رسائی ہوتی ہی نہیں۔ چوہدری ظہور الہٰی پر بھینسوں کی چوری اور علمائے دین پر بد اخلاقی، بدکرداری اور بم پر قتل کے جھوٹے الزامات تو بڑی چابکدستی اور صفائی سے ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن گلبرگ، لبرٹی مارکیٹ کے ڈکیتی مجرموں سے لے کر رفیق، نذیر اور اب احمد رضا کے والد کے قاتل اسے نظر تک نہیں آتے۔

کیا پاکستان کے لوگ یہ سمجھنے پر مجبور نہیں ہیں کہ ان کی پوشیدگی اور روپوشی خود صاحبانِ اقتدار کے ارادوں کی رہینِ منت ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ پاکستان کے مسلمان باشندے یہ بھی جانتے ہیں کہ ظلم کی رسی کبھی دراز نہیں ہوتی اور ظالم کبھی دیر تک پردہ پوش نہیں رہ سکتے۔ اور ایک دن انہیں اپنے کئے پر پچھتانا پڑتا ہے، اس وقت جب کہ پچھتاوا ان کے لئے کبھی سود مند نہیں ہوتا۔